

تبصرے

تبیسِ ابلیس (اردو ترجمہ)

اصل کتاب عربی میں ہے، جس کے مصنف حافظ عبد الرحمن ابن الجوزی البغدادی متوفی ۷۵۹ھ ہیں، اس کا اردو ترجمہ مولا ناصر الدین عظیم گزاصی نے کیا ہے۔ «تبیسِ ابلیس» میں مصنف علام نے اپنے زمانے کے تمام طبقوں کا ذکر کیا ہے، جو ابلیس کے فریب میں آکر راہِ ہدایت سے منجف ہو گئے ہیں اور اس طرح خود بھی گمراہ ہوتے اور اللہ کی دوسری مخلوق کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

امام جوزی بغداد کے آخری دور کی شخصیت ہیں۔ اُن کی وفات سے کوئی ۴۰ برس بعد ہلاکو اپنے تاتاری شکر کے ساتھ بغداد پر حملہ اور ہوا، اور اُس نے بغداد کو جو پانچ سو سال سے دنیا سے اسلام کا بہ سے بڑا سیاسی، علمی، دینی، نکری اور ثقافتی مرکز چلا آرہا تھا، جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ جس سے اسلامی تہذیب کو وہ صدر مہینپا کر اُس سے وہابیتک سنپھل ہنپیں سکی۔

امام جوزی کے عہد کے بغداد کی دینی و اخلاقی تصویر اُن کی اس کتاب میں پوری طرح آگئی ہے۔ اور وہ اس لیے کہ امام موصوف نہ صرف ایک بہت بڑے عالم اور کثیر التعداد کتابوں کے مصنف تھے۔ بلکہ بغرا کے ہر دلعزیز ترین و اعظی بھی تھے، جن کے وعظیں ایک ایک لامحہ آدمی کرتے تھے۔ وہ بدعات و منکرات کی تردید اور عقائد صحیحہ اور سنت کے اثبات پر اپنے وعظوں میں بہت زور دیتے تھے۔ خود اُنھوں نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ میں نے وعظ کہا تو تقریباً دو سو آدمی اس محیس میں تائب ہوئے اور اُن میں سے ایک سو بیس کی پیروں کے نام کی چوٹیاں کامیاب گئیں۔

امام جوزی صحیح معنوں میں اُس دور کے رائج العقیدہ عالم تھے۔ اور اُن کی راسخ العقیدگی کا بیان سختا کر جہاں وہ خوارج، روانض، معتزلہ، قدریہ، جبریہ، ادباطئیہ وغیرہ کو تبیسِ ابلیس کا نشانہ ثابت کرتے ہیں اور این سینا اور دوسرے سلماں فلسفیوں کو بھی اسی زمرے میں شمار کرتے ہیں، وہاں وہ صوفیوں کو بھی معاف نہیں کرتے۔ اور اس سلسلے میں امام غزالی پر سخت تغیییر کرتے ہیں۔

کتاب کے دسویں باب کا عنوان ہے: «صوفیوں پر تبیسِ ابلیس کا بیان»، اس میں امام جوزی نے

پلے تو تصوف کی تاریخ بیان کی ہے۔ اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں کہ شروع میں ہر بڑے خلق سے نکلا اور نیک خلق میں داخل ہونا تصوف تھا۔ جنید نے تصوف کی یہی تعریف کی۔ ادہمؑ کہتے تھے کہ کل مخلوق تو سوم پر بیٹھی ہی۔ اور گروہ صوفیہ حقالق تک پہنچا۔ سب مخلوق نے اپنے نفس سے طوابر شرع کی دوستی چاہی اور گروہ صوفیہ نے اپنے نفس سے حقیقتِ تقویٰ اور مادتِ صدق چاہی۔ ادائیں میں صوفیہ کا یہی عالٰ تھا۔ پھر ابلیس نے ان پر چند چیزوں میں تبیس کی یعنی ایھیں فریب دیا۔ پھر ان کے بعد والوں پر اُس نے تبلیس کی۔ اسی طرح جب کوئی زمانہ گزرا تو دوسرے زمانے والوں پر ابلیس کی طبع بطریقی اور اُس نے تبیس زیادہ کی، یہاں تک کہ متاخرین پر اُس نے پولاقابو حاصل کر لیا۔ . . .

امام جوزی، نے اہلِ تصنیف صوفیہ کی تابوں پر بھی تقدیم کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ ابونصر سراج کی کتاب "اللحظ" میں یہ سعیدیہ ہے میں۔ ابوطالبؓ نے "وقت القلوب" میں باطل حدیثیں جمع کر دی ہیں۔ امام غزالی کے بارے میں لکھا ہے:-

ابو حامد غزالی نے آئکر قوم صوفیہ کے طریقے پر کتاب احیاء العلوم تصنیف کی اور اُس کو بہل حدیثوں سے بھر دیا، جن کا بطلان وہ خود نہیں جانتے۔ انہوں نے علم مکاشف میں گفتگو کی اور قانون فقہ سے باہر ہو گئے۔ اس میں لکھا ہے کہ وہ ستارہ، سورج اور چاند جن کو خفتر ابراہیمؓ نے دیکھا، ان سے مراد انوار میں، جو اللہ عز و جل کے محاب ہیں۔ میشہور چاند، سورج، ستارے، مراد نہیں، غزالی کا یہ کلام باطنیہ کے کلام کی قسم سے ہے۔ . . .

کتاب کا نصف حصہ صوفیہ کے بارے میں ہے۔ اس میں امام جوزی نے ان کی ایک ایک چیز کو لیا ہے کہ کس طرح ابلیس نے اس میں ایھیں فریب دیا ہے۔ صوفیہ کے لباس کے معاملے میں ابلیس کی کارستانی یہ ہے:-

"ہمارے زمانے کے صوفیہ کی یہ حالت ہے کہ دو یا تین کپڑے مختلف رنگ کے لیتے ہیں اور ان کو پھاڑ کر جوڑتے ہیں۔ لہذا ان کے لباس میں ڈو و صاف جمع ہو جاتے ہیں۔ شہرت بھی اور شہرت بھی کیونکہ ایسے پیوند گئے لباس کا پہننا اکثر مخلوق کے نزدیک دیباچ سے بھی مرغوب تر ہے اور ایسے لباس والا مشہور ہو جاتا ہے کہ زادبود میں سے ہے۔ . . . یہ کہ بخت آتنہیں جانتے کہ تصوف صورتاً نہیں ہوتا بلکہ معناً ہوتا ہے اور ان کو نہ صورتاً تصوف سے نسبت ہے، نہ معناً۔ صورتاً تو اس لیے نہیں کہ متفقین ضرورتاً پیوند

لگاتے تھے اور پیوند لگنے لباس سے زینت نہ چاہتے تھے۔ اور معاً اس لیے نہیں کہ وہ بزرگوار اہل سیاست
و اہل زندہ تھے۔

قدمیم صوفیہ بعض چیزوں اپنے اور پر حرام کر لیتے تھے۔ کئی کئی ماہ کے روز سے رکھتے تھے۔ امام غزالی
نے نقل کیا ہے کہ ابو زید ایشیٰ کہا۔ میں نے اپنے نفس کو خدا کی طرف بُلایا۔ وہ کچھ کہسا یا، اس بات پر میں نے عہد
کیا کہ سال بھر تک نہ پانی پیوں گا۔ میں نے اس عہد کو پورا کیا۔ امام جوزی صوفیہ کے یہ معمولات
بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:- افعال مذکورہ کی بابت صوفیہ کو شیطان نے فریب دیا۔

مصطفیٰ علام نے ”سماع و رقص کے بارے میں صوفیہ پر تبلیغیں ابلیس کا بیان“ بڑی تفصیل سے کیا
ہے۔ ان کی تائید میں اور ان کے غلاف روایات اور اقوال نقل کرنے کے بعد آخر میں ہر دو کے منوع ہونے
کا فیصلہ دیتے ہیں۔ امام جوزی حنبیل ہیں۔ اور ان کے نزدیک فقہاً تسلیمیہ کا قول یہ ہے کہ مفتی اور
ر قاض کی شہادت قبول نہیں ہوگی مصنف کے زمانے میں صوفیہ اپنے اور پر وجد و حذب کی یقینات بھی طاری
کیا کرتے تھے۔ امام جوزی نے ان کو بھی مذموم قرار دیا ہے۔ صوفیہ حالتِ وجود میں بعض دفعہ اپنا خرافات اور
پھینکتے، جسے ان کے مرید ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹ لیتے۔ مصنف نے اس فعل کو شرعاً ناجائز
تایا ہے۔ اس سلسلے میں وہ امام غزالی پر بحث بر سے ہیں۔ جو اس فعل کو شرعاً جائز کہتے ہیں۔ مصنف
لکھتے ہیں:-

”پھر ان دونوں شیخوں میں سے زیادہ تعجب ابو عامد طوسی (غزالی) پڑھے، وہ
کہتے ہیں کہ صوفیہ کا کپڑوں کا پارہ پارہ کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ مربع ٹکڑے ہپاٹے
جاتیں... میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ نہ ہب تصور کی محبت میں اس
کو اصول فقد اور مذہب شافعی سے کیا مسلوب الحواس کر دیا... شیطان
اگر جہاں صوفیہ کو فریب میں لے آئے تو کچھ تعجب نہیں تعجب، تو ان عالموں پر ہے
جنھوں نے ابوحنیفہ اور شافعی کے حکم کو چھوڑ کر صوفیا کی بعثتیں اختیار کی ہیں...“

یہ جو صوفیہ تصور کا دعویٰ کرتے اور مال دا سباب فراہم کرنے سے احتراز کرتے ہیں مصنف نے اسے
بھتی بلیس بتایا ہے۔ فراتے ہیں ترک، اسباب ابلیس کی تبلیغ اور فریب ہے اور جس نے یہ سمجھا کہ توکل
کسب کے خلاف ہے، وہ ابلیس کے فریب میں آگیا، جس نے یہ گمان کیا کہ کسب کا چھوڑنا اور عمل کے جواہ

کو سقط کرنا تو قل ہے، وہ تو قل کے معنی نہیں سمجھا!

اس کے بعد امام جوزی نے انبیاء اور صاحبین کے نام لگانے ہیں، جو اپنے ہاتھ سے کام کرتے تھے مثلاً لکھتے ہیں:- حضرت آدم کا خشتکار تھے، حضرت نوح اور حضرت زکریا بڑھتی کام کرتے تھے حضرت ادريس کپڑے سیتے تھے..... ہمارے نبی صلیم نے فرمایا کہ نہیں مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط پر چھاتا تھا..... حضرت ابو یکبر عثمان، عبدالرحمن اور طلحہ کپڑے بختے تھے.....

صوفیہ سے بہت سی کرامات مفسوب کی جاتی ہیں۔ مصنف نے بتایا ہے کہ کرامات کے مشاہدیت کو دین سمجھنا بھی تبلیس میں سے ہے۔ چنانچہ اہل عقل نے یہ جان کرہے بلیس کی فریب دہی بہت سخت ہے۔ ان چیزوں سے پر ہیز کیا جو نطاہر کرمت معلوم ہوتی ہیں۔ اس خوف سے کہ کہیں یہ جیسا کافر ہے۔ امام جوزی کے زمانے میں کرامات صوفیہ کے عجیب و غریب قصہ مشہور تھے۔ موصوف نے ان کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ اکثر انہوں ناقۃ تھی کو کلامات سمجھ دیا جاتا ہے۔

مصنف مسلم نے ان تمام مذہبی فرقوں کا ذکر کیا ہے جو ان کے عہد میں یا ان سے پہلے مسلمانوں کے تھے، اور ان میں بلیس کی فریب دہی سے جو گمراہیاں بھیلیں، ان کی نشان دہی کی ہے۔ اسی طرح مصنف نے سو فسطائیوں، دہروں، اہل طبیعت، فلاسفہ اور روزگار شرک کے مانے والوں وغیرہ کی بھی گمراہیاں لگتائی ہیں۔ اور تو اور قاری، حدیث، مفتی، اصحاب ادب و لغت، کامل عالم، والیان ملک اور سلاطین نیز زنابد و عابد کس طرح بلیس کے دام فریب میں آجاتے ہیں، اس کا بھی ذکر کیا ہے۔ علمائے کامیں پر بلیس کی تبلیس مکنی طرح ہوتی ہے۔ بقول مصنف تبلیس کا ایک طریقہ یہ ہوتا ہے:

”بعضی بلیس ان لوگوں کے اندر عجیب شےیے ڈالتا ہے، کہتا ہے کہ تمہارا سرداری چاہپنا کچھ بکریہ نہیں ہے۔ کیونکہ تم لوگ شرع کے نائب ہو۔ کیونکہ تم شرع کے اعزاز کے طلب کار ہو اور تم ہی سے بدعت کی بخیار سست ہوتی ہے اور حاصلہ دل پر تمہاری زبان درازی حقیقت میں شرع کے واسطے غصہ ہوتا ہے۔“ امام جوزی حنبلی ہیں، اور حنبلی راست العقید گی میں بڑے متشدد ہوتے ہیں۔ وہ دینی مُؤور میں عقل کی راستے نہیں کہ برا داشت نہیں کرتے۔ اسی لیے اس کتاب میں امام جوزی نے علم اسکلام تک کی بھی مدت کی ہے میکن وہ اندھی تقلید کے حق میں نہیں ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:-

”بلیس نے جس طرح احتمال کو باقی میں لا کر محض تقلید کی گرداب میں ڈلیا اور جانوروں کی طرح ان کو اپنے کے

متبع کے پیچھے ہانک لے گیا۔ اسی طرح جن لوگوں میں اُس نے کچھ ذہن کی تیزی پکھی۔۔۔ اُن میں سے بعض کو اُس نے سمجھا یا کہ بعض تقدیر پر حجم جانا قبیع ہے۔۔۔ اس کے بعد انہوں نے تیزی ذہن کے خطرناک نتائج سے آگاہ کیا ہے۔

امام جوزی بہت بڑے عالم ہیں۔ ان کی تصنیفات کی تعداد ۲۶۳ نتائجی ہے، ان تصنیفات کے نام بھی زیرِ نظر کتاب کے مقدمے میں دیئے گئے ہیں۔ امام صاحب نے یہ کتاب بقول اُن کے ابلیس کی مکاریوں سے ڈالنے کے لیے لکھتی ہے۔ جیسا کہ اور پہلا کھا گیا، امام صاحب عنبلی ہیں اور کافی متشدد ہیں۔ لیکن اس کتاب میں انہوں نے نفسانی خواہشات و ترغیبات کی دسیس کاریوں کو جس طرح بے نقاب کیا ہے اور اپنے عہد کی مذہبی و اخلاقی زندگی کی جتنی اچھی تصویر پاپیش کی ہے۔ ان ہردو چیزوں نے اس کتاب کو ایک خاص اہمیت دتے دی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ناشرین نے یہ کتاب چھاپ کر ایک قابل تعریف دینی فہرست کی ہے۔ کتاب کی صفحات ۴۸ صفحات ہے، مجلد ہے۔ قیمت : ۱۲ روپے

صلنے کا پتہ : نور محمد کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی۔

امام ابوحنیفہ اور اُن کے ناقدین

ایک عرصہ ہوا، مولانا جیب الرحمن خاں شروانی مرحوم نے خطیب بغدادی کی مشہور و معروف "تاریخ بغداد" سے امام ابوحنیفہ اور اُن کے دوساری تھیوں امام ابویوسف اور امام تھجّب بن حسن شبانی کے عالات اقتباس کر کے مذکور کیے تھے۔ اب نور محمد کارخانہ تجارت کتب نے مولانا محمد عبدالرشید نہماں کی ترتیب و تحریث کے ماتحت اخیس بڑے اہتمام سے دوبارہ شائع کیا ہے اور اضافہ یہ کیا ہے کہ ایک تو خطیب بغدادی کا اصل عربی تن اس میں شامل کیا گیا ہے اور دوسرے مولانا جیب الرحمن خاں شروانی کے انتقال پر مولانا سید سلیمان ندوی نے اُن پر جو تعریفی مضمون لکھا ہوا، وہ بھی زیرِ نظر کتاب میں موجود ہے۔

خطیب بغدادی کا سن پیدائش ۳۹۲ ہے۔ انہوں نے تاریخ بغداد چودہ جلدیوں میں لکھی ہے، جو اب ۶۲۱ صفحات میں چھپی ہے۔ اس میں ۳۶۳ ہتھ کے بغداد کے حالات آگئے ہیں۔ اس سلسلے میں مصنف نے ۸۳۱ ہر شاہ بیر تعالیٰ کا تذکرہ کیا ہے۔ موضوع نے جن مشاہیر کے حالات لکھے ہیں، اُن کے باسے